ہی کو عظمت و تقدس کے تمام اختیارات عطا کر کے باقی صحابہؓ سے ان کی عظمتیں چھین لینا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے طرح طرح کے پیرائے وسیلے استعمال کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو اپنے مشن میں کامیابی اس لئے ہو جاتی ہے کہ عوام اہل تھے اور خواص کے اکثر افراد واقعاتِ کربلا کے پیدا کردہ جذبات کی طوفانی روں میں قوت نقد و نظر کھو بیٹھے تھے۔ کون نہیں جانتا کہ جب جذبات کے بادل گھر آتے ہیں تو عقل و علم اور فکر و نظر کے نجوم چھپ جاتے ہیں۔ حالانکہ جذبات اگر غلبہ نہ پالیتے تو یہ سمجھنے میں کسی بڑی ذہانت کی ضرورت نہ تھی کہ مظلومیتِ حسینؓ یزید کی ملعونیت اور حضرت معاویہؓ کی تخفیف پر منحصر نہیں ہے۔ وہ تو ایسے مظلوم تھے کہ یزید کو متہم کئے بغیر بھی انہیں مظلوم کہا جا سکتا تھا۔

خدا جانے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یزید کو گالیاں دے کر خواہ مخواہ اپنے سر ایسی ذمہ داری لیتے ہیں۔ جس کا کوئی حقیقی فائدہ متصور نہیں۔ اور خدا جانے ان اہلِ علم پر کیا افتاد پڑی ہے جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ خلافتِ یزید اور بیعتِ یزید کے معاملہ میں کتنے ہی ممتاز صحابہؓ کا بھی ایک نقطۂ نظر ہے۔ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں گویا حضرت حسینؓ کے مقابلہ میں کسی بڑے سے بڑے صحابی حتیٰ کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ تک کی رفعت و مرتبت کسی ادنیٰ سے رعایت و لحاظ کی مستحق نہیں ہے۔ خدا حضرت حسینؓ اور حضرت معاویہؓ و جملہ صحابہ کرامؓ پر رحمت فرمائے وہ سب اتنے اونچے، اتنے مقدس اور اتنے معظم تھے کہ ان میں سے کسی بھی ایک کو خائن و بدکار کہنے یا ثابت کرنے والا عذاب نار سے نہیں بچ سکتا۔ یزید کیسا تھا کیسا نہیں اس سے ہمیں کوئی سروکار نہ ہوتا اگر ہم یہ نہ دیکھتے کہ حبِ حسینؓ اور بغضِ یزید کی آڑ لے کر قولِ رسول کی تکذیب کی جا رہی ہے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے دامنِ حرمت کو داغدار دکھانا مقصود ہے۔ صحابہ سب کے سب بالفاظِ حدیث "نجوم" کی مانند ہیں۔ ان کے ناموس کی جائز حمایت میں یہ توفیقِ ایزدی ہم سلواتوں اور بدگمانیوں سے بھی کچھ زیادہ سہہ جانے کو اپنے لئے فلاحِ دنیا سمجھتے ہیں۔ ہمارا اٹل عقیدہ ہے کہ صحابہ کی دینی عظمت کو نظر انداز کر کے دین و ایمان میں کچھ نہیں رہ جاتا۔ کاش سادہ دل عوام اور جذبات زدہ خواص اسے سمجھیں

یزید کو اگر ہم فاسق و فاجر مانتے ہیں تو لازماً یہ بھی ماننا ہو گا کہ حضرت معاویہؓ نے اسے خلافت کے لئے نامزد کر کے دیدہ و دانستہ ایک عظیم و کبیر گناہ کیا۔ اور یہ گناہ وقتی و ہنگامی نہیں تھا بلکہ وہ مرتے دم تک عزم کے ساتھ اس پر جمے رہے۔ یہ ایسی مکروہ دنیاداری ہے جو صحابیت کی شان سے بالکل جوڑ نہیں کھاتی اور ایک معاویہؓ کیا، ان تمام رفیع الشان صحابہؓ کو پناہ بخدا بے حمیت، بزدل، بے حس اور حمایتِ دین کے جذبے سے عاری ماننا پڑے گا۔ جنہوں نے ایک فاسق و فاجر کی نامزدگی پر کوئی داد ویلا نہیں کی بلکہ اسے ایک ایسی شے جانا جس میں کوئی حرج نہیں تھا اور وقت آنے پر اس طرح بیعت کر گزرے جس طرح ایک مستحق خلیفہ کی کی جاتی ہے۔

اے لوگو! ہوش کے ناخن لو۔ حضرت سیدنا حسین کی سستی حمایت اور ظالموں کی بچکانہ نفرت کے چکر میں یہ نہیں سمجھ رہے ہو کہ ماتمِ حسینؓ کی نمائش اور فسقِ یزید کا پروپیگنڈہ دراصل ایک نقب ہے عظمتِ صحابہ کی دیوار میں جس کی راہ سے صحابہؓ کا ناموس و آبرو لوٹنے اور لٹوانے کی مساعی صدیوں سے جاری ہیں۔ یزید اگر فرض کرو عاصی و گمراہ تھا تو اسے اپنی آگ میں جلنے دو۔ تم لعنتوں اور سلواتوں سے اس کی تواضع نہیں کرو گے تو دوزخ کی آگ ٹھنڈی نہیں ہو جائے گی۔ اور حضرت معاویہؓ نے اگر اسے خلیفہ بنا کر واقعی کوئی معصیت کی تھی تو ان سے بھی اللہ نمٹ لے گا۔ ظاہر ہے کہ اللہ کو انصاف کرنے کے لئے تمہاری راہ نمائی کی احتیاج نہیں ہے۔ تم یزید و معاویہ کی قسمتوں کا فیصلہ کرنے کے لئے عدالتیں مت سجاؤ بلکہ اپنی گردنوں پر مسلط موجودہ حاکموں کو دیکھو کہ وہ کس بے تکلفی سے تمہاری ناکوں میں نکیلیں ڈالے گناہ و طغیان اور ہوا و ہوس کی دلدلوں میں ہنکانے لئے چلے جا رہے ہیں۔ تمہاری غیرتِ دینی اور حمیتِ حق اگر ایسی ہی ذکی الحس ہے کہ تیرہ سو برس پہلے کے ظالموں کو گالیاں دیئے اور مظلوموں کے غم میں سینہ پیٹے بغیر تم کو چین نہیں آتا تو ان شیاطین کے بارے میں برف کیوں ہو گئے جو فسق و فجور کی سیاہی سے تمہارا منہ کالا کر رہے ہیں۔ جو گمراہی و ضلالت کی گھاٹیوں میں تمہیں غلاموں کی طرح ہنکارتے چلے جا رہے ہیں۔ مُردوں کے لئے تو محشر بکف اور زندوں کے لئے کچھ نہیں۔ ماضی پر تو خورد بینی نظر اور حال کے لئے اتنے کور چشم کہ سامنے کا پتھر بھی دکھائی نہیں دیتا۔ حسینؓ کے غم میں آنسو تو بہالو گے، ان کی پیروی میں سر نہیں کٹاؤ گے اور سر کٹانا تو کجا اتنا بھی احساس نہیں کرتے کہ جس مقصد کے لئے حسینؓ نے جان دی تھی وہ مقصد آج بھی تمہیں پکار رہا ہے۔ بہرے، بے حس، نادان، بہرو پیئے۔ کاش تم سوچتے کہ یزید بیچارہ آج کے ان ابو جہلوں، ابو لہبوں اور ابن ابیوں کی کیا برابری کرے گا۔ جو علم و فن کے ہتھیاروں سے لیس تمہاری غیرت کو للکار رہے ہیں۔ تمہارے سینوں پر مونگ دل رہے ہیں۔ ہمت ہے تو ان کی للکار کا جواب دو، ان سے آنکھیں ملاؤ، مگر یہ کہ آنسوؤں سے ظلم و طغیان کے پہاڑ نہیں بہیں گے اور یزیدؒ و معاویہؓ پر دانت کچکچانے سے سر پہ منڈلائے کربلا کا بدلہ نہیں ٹل جائے گا۔ اللہ تمہیں نیک توفیق دے۔ اور عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ (منقول از تجلیات)

بندہ پروری

نہ پکڑ دھکڑ کا خطرہ نہ ضمانتیں نہ تھانہ
یہ جوئے کا کام ہم بھی سرِ عام کر رہے ہیں
جو نہ تو پولیس میں ہوتا میرا کام کیسے چلتا
تیری بندہ پروری سے مرے دن گزر رہے ہیں